Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون : ۴۴۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۲ | بدھ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ۱۵ وفا ۱۳۶۰ھش ۱۵ جولائی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۶۱

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم جواہر الکلام

جو شخص جھوٹ سے اجتناب نہیں کرتا اس کا روزہ بے کار ہے

اللہ تعالیٰ کو کسی کے بھوکا پیاسا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

ارشاد باری تعالیٰ :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ : ۱۸۴)

ترجمہ : اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (روزہ کے دوران) جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس :

"ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا: "جائز ہے"

اسی طرح ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا ڈاڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا "جائز ہے"

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا "جائز ہے"

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔

فرمایا "مکروہ ہے۔ اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے"

(بدر جلد ۶ نمبر ۶ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزہ کے بدلہ میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ صفحہ ۱۴ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء)

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔ صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

"اس سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا۔ اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں پر قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہیئے پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہیئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہیئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ

جماعت احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۰ھش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۳ وفا/ جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا خدا ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خاص الخاص فضلوں رحمتوں اور عنایتوں کے طفیل ہمیشہ ہی صحت مند خوش و خرم اور خیر و عافیت سے رکھے۔ آپ کی عمر اور صحت میں بے اندازہ برکات دے اور اپنے فرشتوں کے لشکروں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اچھی ہے مگر کمزوری ابھی باقی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل صحت یابی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ہے۔ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اسی کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں۔"

(جنگ مقدس۔ بحث ۵ جون ۱۸۹۳ء)

دعائے خاص کی درخواست

اہلیہ ڈاکٹر حمید احمد خان ہارٹلے پول انگلینڈ جو بریگیڈیئر ریٹائرڈ وقیع الزمان خان کی دختر اور عبدالمجید خان صاحب آف ربوہ کی بہو ہیں۔ کا اپریشن انگلینڈ میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر مرزا مبشر احمد ربوہ)

مسجد مبارک میں درس قرآن و حدیث کا سلسلہ جاری ہے :

ربوہ ۔ ۱۳ وفا/ جولائی ۔ مسجد مبارک ربوہ میں ماہ صیام کے بابرکت ایام میں درس قرآن ۔ حدیث کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بعد از نماز ظہر مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سورۂ توبہ سے قرآن کریم درس شروع کر رہے ہیں ان کا درس تین دن جاری رہے گا اور وہ سورہ یوسف تک درس دیں گے۔

کل مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے اپنا تین دن کا درس القرآن ختم کر لیا۔ انہوں نے سورہ انعام تا انفال کا درس دیا۔

صبح نماز فجر کے بعد جو درس حدیث جاری ہے اس میں آج مکرم مولوی لطیف احمد صاحب شاہد نے اپنے حصے کا درس حدیث ختم کر لیا۔

۱۴ وفا/ جولائی سے مکرم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ درس حدیث شروع کریں گے۔

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت : ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۱۵ر وفا ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری کامیابی کا ضامن دو سرا بنیادی وصف

قرآن مجید کی آیت

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا

(آل عمران آیت ۱۲۱)

کی رو سے ماموریں الٰہی کے متبعین کے لئے صبر کے علاوہ تقوے کی روح سے مملو ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں جہاں صبر کے وصف سے متصف ہونے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے وہاں تقوے اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صحیح معنوں میں متقی بننے کی اہمیت پر بھی بہت زور دیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس کی پُر معارف تحریرات کی رو سے ہم صبر کی اہمیت پر گزشتہ شمارہ میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم تقوے کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے متعلق سیدنا حضرت اقدس کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی تحریرات ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ تقوے کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر حضرت اقدس نے اپنی جماعت کو تقوے کی راہ پر گامزن ہونے اور اس میں حتی الوسع کمال حاصل کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض یہی ہے کہ تا لوگوں کو تقوے کی راہ پر گامزن کیا جائے اور انہیں اس شاہراہ پر چلنے کے قابل بنایا جائے کہ جو حقیقی کامیابی اور فوز و فلاح کی راہ ہے، نیز خبردار فرمایا ہے کہ ہماری کامیابی بجز تقوے کے اور کسی کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے تقوے ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقوے کا میدان بالکل خالی ہے۔ پس جو متقی بنیں گے ان کو معجزے کے طور پر بچایا جائیگا۔"

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۲) "جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکا دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے... پس اس حد تک صفائی اور تقوے اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۳) (خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقوے کا میدان خالی پڑا ہے، تقوے ہونا چاہیئے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ..... اگر تم تقوے کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی، پس تقوے پیدا کرو جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے انکو تقوے سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقوے و طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔"

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

چونکہ فوز و فلاح کا اصل مدار تقوے پر ہے اس لئے حضور اقدس نے اس بارہ میں نہایت درجہ دلسوزی کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ تمام لوگ جو اپنے حلقۂ ارادت اور سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں وہ بہر طور تقوے کے اعلیٰ مدارج طے کر کے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت کے حصول کا مستحق بنائیں۔ حضور اقدس کی یہ تحریرات خاص طور پر اس قدر پُر درد اور پُر سوز لہجے میں لکھی گئی ہیں کہ جس سے حضور اقدس کی اس تڑپ کا پتہ چلتا ہے کہ جو تقوے کی راہوں پر جماعت کو گامزن کرنے کے سلسلہ میں حضور اقدس کے دل میں پائی جاتی تھی۔ اور حضور اقدس فرماتے ہیں اور کس درد اور تڑپ کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

(۱) "بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقوے کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقوے و طہارت اختیار کرے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ تقوے خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور تورات اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کر دوں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کر دوں اور پھر میں ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پروا نہ کروں گا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۳)

(۲) "اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوے کی ضرورت ہے..... تقوے کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں..... سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۳) "ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقوے سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقوے یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

حضور اقدس کی یہ دلی تڑپ اور پُر سوز و پُر درد تلقین رنگ لائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ قوت قدسی کی مدد سے حضور اقدس کے ذریعہ متقی و پاکباز انسانوں کی ایک ایسی جماعت معرض وجود میں آئی کہ جسے دیکھ کر دنیا ورطۂ حیرت میں پڑ گئے بغیر نہ رہی۔ آج جماعت احمدیہ کو اگر مالی و جانی قربانیاں پیش کر کے دین حنیف کو دنیا بھر میں پھیلانے کی توفیق مل رہی ہے۔ تو اس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ وہ بتوفیق ایزدی اول دن سے ہی تقوے کی راہ سداد پر گامزن ہے۔

تقوے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم تقوے اللہ کو مضبوطی سے پکڑیں اور اس کو اختیار کرنے اور اسے اپنی زندگیوں اور اپنی اولادوں کی زندگیوں میں راسخ کرنے میں اس قدر تعہد اور عزم سے کام لیں کہ اس راہ سداد سے کبھی بھٹکنے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ ہماری تمام تر کامیابی اور غلبۂ دین حنیف کا سارا راز اس بات میں مضمر ہے۔ کہ ہم متقی بنیں اور تقوے میں کمال حاصل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ بجز اس کے ہمارے لئے فلاح دارین کے حصول کی اور کوئی راہ نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ یہ مہینہ اور بھی کئی لحاظ سے بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں الٰہی برکتوں کے حصول کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے اس ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ خدا کرے آپ بھی اور یہ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ پیار حاصل کرنے کی توفیق پائے۔ آمین"

(الفضل ۲۳ر ستمبر ۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکات وفضائل رمضان

(مکرم عبدالماجد صاحب طاہر۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

اللہ تبارک وتعالےٰ نے انسان کی اصلاح کے لئے جو راہیں تجویز کی ہیں ان میں روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دنیاوی لحاظ سے جہاں روزہ شجاعت اور ایثار جیسی اعلیٰ صفات کا موجب بنتا ہے۔ وہاں روحانی لحاظ سے خود اللہ تعالےٰ اس کی جزاء بنتے ہیں یعنی لقاء الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے انسان کو نوازا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں روزہ کے تین مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ پہلا مقصد روزے سے تقویٰ کا حصول ہے جس کا ذکر خدا تعالےٰ نے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ سے کیا ہے یعنی مسلمانوں پر روزوں کی فرضیت اس وجہ سے ہے تاکہ وہ روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچیں۔ اور ان کا ہر قدم تقویٰ کی راہ پر اٹھے۔ دوسرا مقصد روزہ خدا تعالےٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت کا بیان ہے۔ جس کا ذکر خدا تعالےٰ نے وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ کے الفاظ سے کیا ہے۔ یعنی خدا کے سوا کسی کی عبادت کا تصور بھی دل میں نہ آئے۔ اور حقیقی توحید کا دل اور زبان سے اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی بڑائی کے لئے وقف کردے۔ روزوں سے تیسری غرض اظہار شکر ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ تم خدا تعالےٰ کی بڑائی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا شکر بھی بجالاؤ۔ روزوں کے ذریعہ ملنے والی برکات کی وجہ سے تمہارے جسم کا ذرہ ذرہ خدا تعالےٰ کا شکر بجالانے میں مصروف ہو۔ اگر یہ تینوں مقاصد انسان پورے کرے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے خدا کو پالیا اور روزہ کے ذریعہ سے اس نے وہ سب برکات وفضائل حاصل کرلئے جن کا ذکر اس مضمون میں کیا جارہا ہے۔

(۱) جنت کے دروازے کھلنے کا مبارک مہینہ

رمضان کی پہلی فضیلت یہ ہے کہ اس میں جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ"

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب ھل یقال رمضان وشہر رمضان....)

جب رمضان کا آغاز ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

جو لوگ اس مبارک ماہ میں شب و روز اللہ کے حضور سربسجود رہتے ہیں اور ان کی ہر صبح اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ انہوں نے رات تقویٰ سے بسر کی اور ہر رات اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ انہوں نے دن ڈرتے ڈرتے بسر کیا۔ تو ایسے لوگوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ شیطانی ماحول کا غلبہ ان کو زیر نہیں کرسکتا۔ شیطان ایسے نیک اشخاص کے سامنے عاجز اور بے بس ہوجاتا ہے۔ بہت ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو رمضان کی اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

(۲) رحمت، مغفرت اور آگ سے آزادی

ماہ رمضان کی دوسری برکت وفضیلت یہ ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اللہ تبارک وتعالےٰ کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے حدیث میں آتا ہے:۔

"وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ"

(جامع ترمذی۔ ابواب الصوم)

اللہ تعالےٰ ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کاروائی اس مبارک ماہ میں ہر روز ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیہقی میں ایک روایت ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ"

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ باعث مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔

(۳) رمضان اور قرآن کی سفارش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ"

(البیہقی)

روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے چنانچہ روزہ لسان حال سے کہے گا۔ اے میرے خدا! میں نے اس بندے کو کھانے اور خواہشات سے دن کے وقت روکے رکھا۔ لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ یہ دونوں سفارشیں روزہ اور قرآن کی قبول ہوجائیں گی۔

یہاں حضورؐ نے کس قدر عظیم بشارت دی ہے۔ ان لوگوں کو جو دن کے وقت خدا کی رضا اور اس کے پیار کے حصول کے لئے بھوکے رہتے ہیں اور رات اس کے لقاء کے لئے قیام کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی سفارش روزہ اور قرآن دونوں مل کر کریں گے۔

رات کا قیام خدا تعالےٰ کو بہت ہی پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی پسندیدگی کا اظہار خود یوں فرمایا ہے۔

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا"۔

کہ صبح کے وقت قرآن کریم کا پڑھنا اللہ کے حضور ایک مقبول عمل ہے۔ نیز صبح کے وقت قرآن کریم کی قرأت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور قرآن سنتے ہیں پھر یہی فرشتے خدا تعالےٰ سے بندے کے حق میں سفارش کرتے ہیں۔

حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِيَ اَفْضَلُ"

(ترمذی باب ماجاء فی کراہیۃ النوم قبل الوتر)

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم رمضان کی اس نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں تا ہمارا انجام بخیر ہو جو کہ ہمارا مطلوب ومقصود ہے۔

(۴) گذشتہ گناہوں کی معافی

رمضان کی چوتھی برکت وفضیلت یہ ہے کہ اس مبارک ماہ میں خدا تعالےٰ انسان کے گذشتہ گناہ معاف کردیتا ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔"

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا)

جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی خاطر نیک نیتی سے رکھے گا۔ اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے اور اسی طرح وہ شخص جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے نوافل پڑھے اس کے بھی گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔

یہاں ایمان اور احتساب کا یہی مطلب ہے کہ روزہ رکھنے کی غرض صرف اور صرف خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کی محبت کا حصول ہے نہ کہ ریاکاری کے لئے روزہ رکھا جائے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ شخص جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

(۵)۔ روزہ کی جزاء ۔ لقاء الٰہی

رمضان کے برکات وفضائل میں ایک بہت بڑی فضیلت روزہ کی جزاء کا غیر محدود ہونا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ۔"

(بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل الصوم)

ابن آدم کے ہر عمل کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھایا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے۔ اس کی جزاء میں خود دوں گا۔ (یعنی اس کے بدلہ کی کوئی حد نہیں بلکہ غیر محدود ہے) روزہ رکھنے والا اپنی خواہشات اور اپنا کھانا میرے لئے ہی چھوڑتا ہے۔

(۶) دو خوشیاں:۔

رمضان کی چھٹی برکت وفضیلت یہ ہے کہ اس مبارک ماہ میں انسان بہت سی خوشیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے علاوہ دو خاص خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ جن کا تعلق صرف رمضان سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْفِطْرِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ"

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

روزہ رکھنے والوں کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

روزہ کے باعث انسان صبح سے شام تک خدا کی خاطر بھوکا پیاسا رہتا ہے جب افطار کے وقت وہ خدا تعالیٰ کے امتحان پر پورا اترتا ہے اور روزہ کے جملہ آداب و شرائط کے ساتھ اس نے یہ وقت گذارا ہوتا ہے تو اسے ایک حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ کہ وہ کامیاب ہوگیا۔ دوسری خوشی اسے اس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ اس زندگی کے چند دن گذار کر اپنے رب کے حضور پیش ہوتا ہے اور اپنے رب کی رضا حاصل کرتا ہے۔

(۷) روزہ دار کے منہ کی بو

روزہ رکھنے سے بعض اشخاص کے منہ سے ایک قسم کی بو پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بو پسندیدہ ہے۔ ناپسندیدہ نہیں۔ کیونکہ یہ فاقہ جس کے نتیجہ میں یہ بو پیدا ہوتی ہے۔ محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کیا جاتا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ"

(بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل الصوم)

کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خالص کستوری سے بہتر ہے۔ یہاں روزہ دار کو دوسروں پر ایک بہت بڑی فضیلت عطا کی گئی ہے کہ اس کے منہ سے نکلنے والی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک خالص کستوری سے بہتر ہے کیونکہ یہ بو دراصل اس کی محبت کا عکس ہے اور علامت ہے۔ جو اسے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور اس تعلق کا نشان جو اس کے اور خدا کے درمیان قائم ہے اور خدا کو یہ تعلق بہت ہی پیارا ہے۔

(۸) صبر و ضبط:۔

روزہ کی ایک برکت و فضیلت یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو صبر کرنے کا عادی بنا دیتا ہے۔ اور صبر ایمان کا کلیدی حصہ ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ"

روزہ تو آدھا صبر ہے اور صبر کرنا ایمان کا نصف حصہ ہے۔

پھر صبر کرنے کا ثواب بھی جنت کی صورت میں ملتا ہے حدیث میں آتا ہے:۔

"هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ۔"

کہ رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔

رمضان اس عظیم برکت اور فضیلت کے حصول کے لئے اور اس عظیم خوبی کے پیدا کرنے کی بہت بڑی تربیت گاہ ہے۔

(۹)۔ اعمال سیئہ سے حفاظت

روزوں کی نویں برکت و فضیلت یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان بُرے اعمال سے محفوظ رہتا ہے۔ روزہ کی بنیادی غرض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرما دی ہے۔

"اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ"

کہ روزہ ڈھال ہے۔

ڈھال حفاظت اور دشمن کے حملہ سے بچنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ یہی حالت انسان کی اس وقت ہوتی ہے جب اسے ہر طرف شیطانی اوہام اور وساوس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر اس کے نفس میں روزہ کی وجہ سے وہ عظیم خصوصیات پیدا ہو جائیں جس کی وجہ سے شیطان کے حملے ناکام ہو جائیں تو بلاشبہ روزہ انسانی نفس کے لئے بمنزلہ ڈھال کے ہے۔

یعنی روزہ انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بُرے اعمال سے بچاتا ہے اور یہی مقصد روزہ کا قرآن کریم نے "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" کے الفاظ میں بیان کیا ہے کہ تمہیں روزہ رکھنے کا حکم اس لئے دیا جا رہا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا ایک اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں.....

پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے۔ دوسری روٹی حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے"

ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۳

(۱۰) رمضان امن کے قیام کا ذریعہ ہے۔

ماہ رمضان کی ایک بہت بڑی برکت امن کا قیام ہے جو کہ شریعت اسلامیہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ روزہ رکھنے والا اس مبارک ماہ میں ہر قسم کے لغو کاموں سے احتراز کرتا ہے۔ فحش کلام اور گالی گلوچ سے دور رہتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فَاِذَا كَانَ يَوْمُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرَءٌ صَائِمٌ"

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

جس دن کسی کا روزہ ہو وہ نہ فحش بات کرے اور نہ ہی شور و غل کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دیوے یا اس کے ساتھ جھگڑا کرے تو یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

اب جب ہر شخص روزہ دار ہو تو وہ نہ کسی سے فحش کلام کرے گا اور گالی گلوچ سے باز رہے گا۔ اعمال سیئات سے بچے گا۔ اس کا سارا وقت خدا تعالیٰ کی رضا اور لقاء کے حصول میں گذرے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ جب معاشرہ میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی تو معاشرہ میں امن پیدا ہوگا اور لوگ پُرسکون زندگی گذاریں گے۔

(۱۱)۔ الریان نامی جنت کے دروازہ سے داخلہ

ماہ رمضان کی گیارہویں برکت و فضیلت یہ ہے کہ روزہ دار الریان نامی دروازہ سے جنت میں داخل ہونگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ فِيْهِ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ اَحَدٌ۔

(کتاب الصوم۔ باب الریان للصائمین)

جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے جس کو الریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازہ میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے ان کے سوا اس دروازہ سے کوئی اور داخل نہ ہوگا اس دن پوچھا جائے گا کہ کہاں ہے روزہ دار۔ وہ اس سوال پر اٹھ کھڑے ہونگے۔ ان کے سوا کسی اور کا اس دروازہ سے داخلہ نہ ہوگا اور جب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا تو پھر کسی کا اس میں سے داخلہ نہ ہوگا۔

الریان کے معنی سیراب کرنے کے ہیں۔ اس حدیث میں روزہ دار کو ایک عظیم الشان بشارت دی گئی ہے کہ وہ خدا کی خاطر پیاس برداشت کرتا ہے۔ اس کی جزاء کے تحت ان کو ہر قسم کی جسمانی اور روحانی نعماء سے سیراب کیا جائے گا اور کسی قسم کی تشنگی اور پیاس باقی نہیں رہے گی۔

۱۲۔ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو "شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ" قرار دیا ہے کہ رمضان ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس کو غمخواری اور ہمدردی کا مہینہ اس لیے کہا گیا ہے کہ روزہ دار کو دوسروں کی تکالیف اور پریشانیوں کا علم ہوتا ہے۔ اس لیے اپنے سے کم حیثیت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور شفقت کے جذبات قدرتاً پیدا ہو جاتے ہیں۔

انسان کسی کی تکلیف کا اس وقت تک صحیح اندازہ نہیں کر سکتا جب تک کہ خود ان حالات سے دوچار نہ ہو۔ ماہ رمضان میں جب انسان بھوک اور پیاس کی شدت کا سامنا کرتا ہے تو اسے اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف اور مشقت کا احساس ہوتا ہے اور ان کی ہمدردی اور غمخواری اس کے دل میں لہریں مارتی ہے اور یہ لہریں ملکر قومی ہمدردی اور محبت کے ایک وسیع سمندر کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جس سے کوئی فرد بشر باہر نہیں رہتا۔

(باقی)

فرضیہ زکوٰۃ اور رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کیلئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم - چک ۱۸۴/۲۰۲ ضلع بہاولنگر)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی (جماعت احمدیہ کے مقدس بانی) کے ایک پُرمعارف شعر کا پہلا مصرع زیبِ عنوان ہے۔ قرآن کریم کی شان و عظمت کے اظہار و بیان سے حضرت اقدس کا زندۂ جاوید لٹریچر معمور ہے۔ بھرپور ہے۔

آپ کی کسی کتاب کو پڑھنا شروع کر دیں وہ قرآن مجید کے حقائق اور انوار سے جا بجا منور نظر آئے گی۔ آپ کی ساری زندگی اور اُس مبارک زندگی کا ہر لمحہ قرآن حکیم کے اسرار کو کھولنے اور اس کے محاسن کو نمایاں کرنے میں وقف رہا ـــــ حضور اقدس سیر کے لئے تشریف لے جاتے یا نمازوں کے اوقات سے قبل یا بعد اپنے وفا شعار ساتھیوں کی مجلس میں رونق افروز ہوتے، کسی مخالفِ اسلام سے تحریری یا تقریری مناظرہ فرما رہے ہوتے یا جلسہ میں اپنے خطاب مستطاب سے روحانیت کی پیاسی روحوں کو نواز رہے ہوتے یا پھر اپنے قلم معارف کو مقدس ہاتھوں میں تھامتے، ان تمام مواقع پر آپ قرآنی آیات بیّنات میں چھپے ہوئے علوم کے موتی اور جواہر نکال نکال کر سامعین کی جھولیاں اُن سے بھر دیتے، قارئین کی بصیرت و بصارت کو ان جواہرات کی چمک دمک سے خیرہ کر دیتے اور مخالفین و معترضین کو اچھی طرح احساس دلا دیتے کہ قرآنی علوم کے بالمقابل جو کچھ اُن کے پاس ہے وہ محض ایک ردّی، بیکار اور انسان کو بھول بھلیوں اور تاریک راہوں میں اُلجھا دینے والی چیز ہے۔ حقیقی علم۔ دائمی علم، روحانی برکت سے مالا مال کرنے والی تعلیم۔ انسانی فطرت اور قویٰ کو نشوونما دینے والے اصول اللہ اور بندے کے تعلق کو کامل رنگ میں بیان کرنے والا دستور، بندوں اور بندوں کے باہمی تعلقات کو حقیقی رنگ میں بیان کرنے والا نسخۂ کیمیا ہر دو جہان میں حقیقی فلاح و خوشحالی سے ہمکنار کر دینے والی لازوال دولت اور خالق و مخلوق عبد و معبود کے تعلق کو کمال تام پہنچانے والا اور محبت و معرفتِ الٰہی کے جام لبالب پلانے والا سرچشمۂ ہدایت صرف خدا کا کلام قرآنِ مجید ہے جس کی پاک و کامل تعلیم پر عمل کر کے انسان راندۂ درگاہِ الٰہی شیطان کی غلامی سے نجات پا سکتا، اپنے نفس کی غلامی سے اپنی نفسانی خواہشات کی غلامی سے، غیر اللہ کی محبت و رغبت سے نجات پا سکتا ہے یہی وہ آئینہ حق نما ہے جو خدا کا چہرہ دکھاتا اُس بزرگ و برتر سے شرفِ ہمکلامی عطا کرتا محبوبِ خدا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی بخش محبت عطا کرتا ہے۔ توحید خالص کی حقیقت اسی کلامِ ربانی سے کھلتی ہے کہ جس کے سوا اور کوئی کلام - ہرگز کلام اللہ نہیں۔ وہ پاک نالیاں اور مصفّٰی پانی جو معرفت کے چمن کو شادابی بخشتا اور گلستانِ عرفانِ الٰہی کو سدا بہار آشنا رکھتا ہے وہ قرآن کے نورانی چشمہ سے ہی نکلتا ہے۔ قرآن کے بغیر زندگی محض درندگی اور گندگی ہے۔ خالقِ کائنات کی حقیقی بندگی و اطاعت، اُس سے زندہ تعلق کا واحد ذریعہ اور توحید کی صحیح تعلیم کے حصول کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے قرآن کا راستہ جس پر چل کر جس کی مقدس خاک کو چوم کر اُسے اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا کر انسان ربِّ رحمان کی گود میں بیٹھ سکتا ہے اسی زندۂ جاوید حقیقت کو حضرت اقدس بانیٔ احمدیت نے اپنے اِس منظوم اردو شعر میں نہایت جامعیت سے بیان فرمایا ہے کہ ؎

"قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اِس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے"

دعائے مغفرت

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھٹی۔ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ شہر مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۲ر جون ۸۱ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

مرحوم تقسیم ملک سے پہلے قادیان میں عینک سازی کا کام کرتے تھے۔ پاکستان بننے پر سیالکوٹ۔ ٹرنک بازار میں یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی قائم کی اور بفضلِ خدا نہایت وسیع کاروبار چلایا۔ مرحوم نہایت ملنسار۔ مہمان نواز اور دینی غیرت رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔

مرحوم کا جنازہ احمدیہ قبرستان سیالکوٹ میں مورخہ ۲۳ر جون ۸۱ء کو مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ سیالکوٹ نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ صرف دو لڑکے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے اہل و عیال کا خود کفیل و حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(سید اعجاز احمد شاہ۔ انسپکٹر بیت المال ضلع سیالکوٹ)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں
لجنہ اماء اللہ مقامی کا مخلصانہ تعاون

امسال محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ اور محترمہ صدر صاحبہ مقامی کی اجازت سے لجنات کو براہ راست تحریک جدید کے مالی جہاد میں تعاون کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ ذیل میں اس کے نتائج بغرضِ دعا پیش خدمت ہیں۔

نمبر شمار	نام حلقہ	تعداد خواتین جو شامل ہوئیں	رقم وعدہ	نام صدر حلقہ
(۱)	دارالصدر شرقی	۴۵	۱۰۸۰/-	مکرمہ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خان صاحب
(۲)	" جنوبی	۷۴	۱۴۴۹/-	مکرمہ بیگم صاحبہ ملک سیف الرحمٰن صاحب
(۳)	" شمالی	۳۱	۵۱۱/-	مکرمہ بیگم صاحبہ پیر معین الدین صاحب
(۴)	" غربی	۳۴	۷۱۵/-	مکرمہ سعیدہ تنویر صاحبہ نائب صدر
(۵)	دارالرحمت غربی	۱۵۸	۳۷۹۷/-	مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری فرزند علی صاحب
(۶)	" وسطی	۱۵	۲۴۵/-	مکرمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالباسط صاحب
(۷)	" شرقی	۵۷	۹۳۳/۵۰	مکرمہ بیگم صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے
(۸)	نصرآباد کالونی	۳۰	۱۱۰۱/-	مکرمہ بیگم صاحبہ مرزا بشیر احمد صاحب
(۹)	فیکٹری ایریا ۱	۲۸	۶۷۶/-	مکرمہ بیگم صاحبہ مولوی غلام باری سیف صاحب
(۱۰)	دارالنصر غربی	۲۲	۳۷۸/-	مکرمہ عفت نصیر صاحبہ اہلیہ نصیر احمد خان صاحب
(۱۱)	دارالعلوم شرقی ۲	۶	۱۰۱/-	مکرمہ محمودہ ضیاء صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب
(۱۲)	باب الابواب	۱۸	۲۵۸/-	مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ۔
(۱۳)	دارالعلوم غربی ۲	۴۱	۷۸۹	مکرمہ صادقہ ثریا صاحبہ اہلیہ صوبیدار سراج دین صاحب
(۱۴)	دارالبرکات	۵۷	۱۳۴۸	مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ دختر مکرم محمد اشرف صاحب
(۱۵)	چھتیاں	۲۲	۳۷۴	مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب
(۱۶)	دارالنصر شرقی	۲۱	۴۰۴	مکرمہ بشریٰ شریف صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندساز
(۱۷)	دارالعلوم شرقی ۱	۶۳	۱۲۷۰	مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت بابو محمد بخش صاحب
(۱۸)	دارالیمن غربی	۴۷	۸۱۱	مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مرزا رفیق احمد صاحب
(۱۹)	دارالیمن	۳۲	۶۱۲	مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم

تمام عہدیدار بہنوں اور قربانی پیش کرنے والی بہنوں کو اللہ تعالیٰ حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین!

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید ربوہ)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نمازِ تہجد"

(مکرم مولوی ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ مقیم بہاولنگر)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی پرستش قرار دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"

میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

اسلامی عبادات میں سے افضل ترین عبادت قیام الصلوٰۃ ہے۔ پنج وقتہ باجماعت نماز کی ادائیگی ایک مسلمان کو ایمان کے مضبوط ترین قلعہ میں داخل کر دیتی ہے۔ یا ان سے غفلت اور لاپرواہی اس کو کفر و معصیت کی دلدل میں پھنسا کر ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔ نماز تہجد بھی اسلامی عبادات میں سے ایک اہم عبادت ہے اس کی بجاآوری پانچ وقتہ نماز کی طرح فرض تو نہیں البتہ ایک مومن کی روح کی غذا ضرور ہے۔ تہجد کے معنی شب بیداری یعنی سو کر بیدار ہونے کے ہیں اور چونکہ یہ نماز رات کو سونے کے بعد بیدار ہو کر پڑھی جاتی ہے اس لئے اس کا نام تہجد رکھا گیا ہے۔ اس نماز کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہے کہ خود معبودِ حقیقی نے تمام نبیوں کے سرتاج اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نمازِ تہجد کی ادائیگی کا ارشاد فرمایا ؎

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رات کو نمازِ تہجد پڑھا کرو جو آپؐ پر خدا کا زائد فضل ہے قریب ہے کہ آپؐ کا ربّ آپؐ کو قرب کے بلند ترین رتبہ، مقام محمود پر سرفراز فرما دے۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (مزمل)

اے چادر میں لپٹے ہوئے راتوں کو اٹھ کر عبادت کر رات کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کا بھی ذکر ملتا ہے جو رات کی تنہائیوں میں خدا کو یاد کرتے اور رات کا اکثر حصہ ذکر و فکر عبادت اور دعاؤں میں گزار دیتے ہیں۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ۔

(الذاریات)

کہ رات کو کم ہی اپنے بستروں پر سوتے ہیں۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

(السجدہ)

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذار دیتے ہیں

مُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

اور سحری کے وقت خدا کے حضور سربسجود ہو کر بخشش طلب کرتے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سوز و گداز سے نمازِ تہجد ادا کرتے کہ ہنڈیا کے اُبال کی مانند آپؐ خدا کے حضور گڑگڑاتے اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے دعائیں کرتے تھے اور نماز میں قیام و قعود اور رکوع و سجود بہت لمبا کرتے اور لمبی لمبی قرآنی سورتیں پڑھا کرتے کہ آپؐ کے پاؤں مبارک سوج جایا کرتے۔ اسی تکلیف کو دیکھ کر ایک دفعہ آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضؓ نے آپؐ سے پوچھ لیا کہ جب خدا نے آپؐ سے بخشش کا وعدہ فرمایا ہے تو آپؐ کیوں اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دلکش اور اور پُرحکمت جواب فرمایا۔

افلا اکون عبداً شکوراً

کہ کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

رمضان المبارک آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اَحْيَا لَيْلَهٗ

اپنی رات بیدار رکھتے۔

ساری ساری رات بیدار رہ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔ نماز تہجد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث میں نمازِ تہجد کی فضیلت کا ذکر ملتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے آپؐ سے سوال کیا گیا۔

"اَیّ الصلوٰۃ افضل بعد المکتوبۃ قال الصلوٰۃ فی جوف اللّیل۔"

کہ فرض نمازوں کے بعد کونسی نماز افضل ہے تو آپؐ نے فرمایا رات کے وقت پڑھی جانے والی نماز یعنی نماز تہجد۔

ایک اور فرمان نبویؐ ہے۔

اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاٰخر۔

کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سب سے قریب ہوتا ہے۔ اس وقت پڑھی جانے والی نماز خدا جلد قبول فرماتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

احب الصلوٰۃ الی اللہ عزّوجل صلوٰۃ داؤد

کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز بہت محبوب تھی آپ رات کا ایک حصہ سونے اور ایک حصہ عبادت الٰہی میں گذار دیتے تھے۔

نماز تہجد ہی ایک ایسی عبادت ہے کہ جب ایک مومن بندہ رات کی تنہائی میں معبودِ حقیقی کے حضور سربسجود ہو کر اخلاص کے ساتھ اپنی عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا اور اپنی حاجات پیش کرتا ہے اور نماز تہجد ہی ہے کہ جب خدا کی رحمت جوش میں آتی اور خدا کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ۔

"ہر رات کو طلوعِ فجر تک آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے طالبِ خیر تو نیکی کا ارادہ کر لے اور خوش ہو اور اے بُرائی کے طالب تو رُک جا اور بصیرت سے کام لے۔ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے اور کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے اور کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔"

نماز تہجد کے بارہ میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے شرائط بیعت کی تیسری شرط میں تحریر فرمایا ہے کہ

"سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا لے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز تہجد پڑھنے اور اسکے عظیم روحانی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

۔ آمین ۔

دُعائے مغفرت

عاجز کی اہلیہ مکرمہ (بڑی ہمشیرہ محترم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن) ۲۶ر جون کو دو گھنٹہ کی مختصر بیماری کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

مرحومہ پابند نماز۔ دعاگو۔ تہجدگذار۔ نیک۔ تلاوتِ قرآن پاک نہایت رقت سے اور خوش الحانی سے کرتیں۔ مہمان نواز تھیں۔ قال اللہ وقال الرسول کی تعمیل ہمیشہ مدنظر رکھتیں۔ حضرت اقدس کی اکثر کتب کا مطالعہ کرتی تھیں۔ حضور اقدس اور حضرت مصلح موعود کے اشعار بکثرت یاد تھے۔ مستورات میں تبلیغ کرنے میں تو عاشقانہ رنگ تھا۔ سلسلہ کی تمام تحریکات مالی میں سرگرم حصہ لیا۔ ہر سوالی کی امداد۔ غربا مساکین۔ یتامیٰ۔ بیوگان کی ہر ممکن امداد کر کے راحت حاصل کرتیں۔ اولاد کو پابند نماز۔ دعاؤں اور نیک کاموں کی ہر وقت نصائح فرمائیں مرحومہ نے اپنی یادگار دو بچیاں (شادی شدہ) اور ایک لڑکا (کنوارہ) چھوڑے ہیں۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور نعماء اخروی سے وافر حصہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے اور ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ ۲۷ر جون کو بعد نماز مغرب کثیر تعداد میں احباب کے ساتھ مسجد المہدی کے لان میں محترم فضل حق قریشی صاحب نے پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ نے شرکت فرمائی۔

موصیہ ہونے کی وجہ سے مرحومہ کو سوگوار اور اشکبار احباب نے ۹½ بجے رات مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا۔ قبر پر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کرائی۔ میں احباب ربوہ اور بیرونی احباب کی ہمدردی۔ امداد اور خلوص کا شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین!

(راجہ) بشیر الدین احمد جنجوعہ ڈھوک انجا۔ سرگودھا حال دارالبرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے دین کو آپکی ضرورت ہے

(مکرم احسان اللہ صاحب چیمہ درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسکی زندگی کی غرض و غایت عبادت قرار دی ہے۔ عبادت ہی واحد ذریعہ ہے جس سے انسان خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کا دیدار حاصل کر سکتا ہے اگر کوئی انسان اس مقصد کو نظر انداز کر دے تو گویا اس نے پیدائش کے مقصد کو فراموش کر دیا۔

خدا تعالیٰ کی عبادت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کے بنائے ہوئے اوامر پر عمل کرے۔ اصل حقیقی اور کامل زندگی وہی ہے جو انسان کے نیک اعمال کے مناسبِ حال اس کو آخرت میں ملے گی۔

آج دنیا اپنے پیدا کرنے والے محسن کو بھول چکی ہے۔ انسانی پیدائش کی غرض حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تحفظ تھا مگر افسوس کہ اس غرض کو فراموش کر دیا گیا ہے۔

الٰہی سلسلوں کی ترقی اور کامیابی میں ان خوش قسمت افراد کا خاص حصہ ہوتا ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کیلئے صرف کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اور پھر اس عہد کو مرتے دم تک پوری طرح نبھاتے ہیں یہی وہ گروہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں فرمایا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

یعنی تم میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت موجود ہونی چاہیئے جو منکرین کو تبلیغ کرنے اور مومنین کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف رکھے یہی وہ جماعت ہے جو بالآخر کامیاب ہوگی۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے ..... مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۹۸-۹۹)

پھر اسی کے متعلق ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے .....

یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں" (ملفوظات جلد دوم ص ۹۰)

حضرت اقدس نے افراد جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وہ دینِ حق کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور اس جہادِ اکبر میں شامل ہونے کے لئے دشمن کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔ دین کی اصل غرض یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر دے خواہ کلی طور پر ہو یا جزوی طور پر۔

جزوی طور پر اس رنگ میں کہ دنیا بھی کمائے مگر دین کی خاطر دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔

کلی طور پر اس طرح کہ دنیا کمانے کی طرف توجہ ہی نہ ہو بلکہ تمام وقت خدمت دین میں ہی صرف کرے۔

حضرت اقدس وقف زندگی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر انہیں اطلاع ملتی ..... جو خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں"

نیز فرمایا۔

"کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے پھر کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے"

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جائے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں"

پھر فرماتے ہیں۔

"میں خود جو اس راہ کا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملاحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے"

ایک اور جگہ کس درد بھرے انداز میں فرماتے ہیں۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں اور میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں"

(ملفوظات جلد دوم ص ۹۹، ۱۰۰)

جماعت کو خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنے وقت اور خداداد صلاحیتوں کی قربانی کرنے والے افراد کی بہت اشد ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں ابھی جماعت میں بہت تھوڑے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کی ہیں۔

خاص طور پر جماعت کو وہ طبقہ جسکو خدا تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہے ان میں کتنے ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو وقف زندگی کی تحریک یا وقف زندگی کے لئے تیار کیا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک ہونے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں .....

اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں"

جامعہ احمدیہ میں جو نوجوان زندگی وقف کر کے آتا ہے مرکز اس کو زیورِ علم سے آراستہ کرتا ہے وہ علوم قرآنی و معارف ربانی سے اپنی جھولیاں بھرتا ہے اور

مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا

کے قرآنی ارشاد کے مطابق ایک بہت بڑے مال اور عظیم روحانی خزانے کا وارث ہو جاتا ہے جو دونوں جہانوں میں انسان کا حقیقی سرمایہ اور مستقل دولت ہے۔

اعلانِ دارالقضاء

مکرم عبدالرشید تاج صاحب ۱۳/۷ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ حمیدہ بانو خلیمی صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ ۱۳/۷ دارالنصر ربوہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) فاطمہ بیگم صاحبہ (۲) عظمت بیگم صاحبہ (۳) امۃ الکریم صاحبہ (۴) حاجرہ بیگم صاحبہ (۵) رشیدہ بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱۳/۷ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

یہ ٹوکری کس کی ہے؟

مورخہ ۱۳/۷/۸۱ کو جی ٹی ایس جو لاہور سے سرگودھا جا رہی تھی اس میں سے ایک ٹوکری ملی ہے جس میں کچھ زنانہ پارچات ہیں جس کسی کے ہو۔ وہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ سے حاصل کر لیں۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید فنڈ اور فطرانہ

(۱) امرائے کرام و صدر اصحاب سے گزارش ہے کہ عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرمایا جائے اور مرکز میں بھجوا دیا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۸۱ میں چار روپے فی کس مقرر کی گئی ہے۔ بیرونی جماعتیں اس میں سے ۱/۱۰ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۴ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔

(ناظر بیت المال (آمد)

"الفضل" کی قیمت میں اضافہ

قارئین کرام!

چھ ماہ سے زائد کا عرصہ گزرا ہے جبکہ ملک بھر کے اخبارات نے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر اپنی قیمتوں میں ۲۵ پیسے کا اضافہ کیا تھا اس وقت ایک اخبار کی قیمت ۵۰ پیسے تھی۔ ہر اخبار نے اپنی قیمت ایک تہائی یعنی ۲۵ پیسے بڑھا دی تھی طباعت اور کاغذ کے اخراجات میں یہی اضافہ الفضل بھی برداشت کر رہا تھا اس لحاظ سے الفضل کی قیمت میں بھی ایک تہائی اضافہ یعنی ۴۵ پیسے کی نسبت سے ۱۵ پیسے جائز اور ضروری تھا۔ لیکن الفضل نے اس وقت اپنی قیمت میں اضافہ نہ کیا

سے روزنامہ الفضل محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آفسٹ کے جدید نظام پر طبع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ نظام جہاں اپنے اندر اچھی طباعت کی خوبیاں رکھتا ہے وہیں پر اس کے ساتھ پرانے نظام لیتھو کی نسبت اخراجات بھی زیادہ اٹھتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ نیا نظام اختیار کرنے کے بعد الفضل کو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کے زائد اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔

مندرجہ بالا دو وجوہات ایسی ہیں جن کی وجہ سے ادارہ الفضل نہایت معذرت کے ساتھ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ آج سے الفضل کی قیمت میں معمولی سا یعنی صرف دس پیسے فی پرچہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام ہماری مشکلات کو سمجھتے ہیں ہمیں یقین کامل ہے کہ احباب جماعت اپنے اس قومی آرگن کو زندہ اور مضبوط رکھنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

قیمتوں میں اس اضافہ کے بعد نئے نرخ مندرجہ ذیل ہوں گے:-

قیمت فی پرچہ:	۵۵ پیسے
سالانہ:	۱۲۵ روپے
ششماہی:	۶۴ "
سہ ماہی:	۳۳ "
خطبہ نمبر:	۳۵

امید ہے کہ احباب اپنے اس پیارے اخبار سے پہلے سے بڑھ کر تعاون فرمائیں گے۔

عباد اللہ گیانی
منیجر الفضل ربوہ

مجالس انصار اللہ کی کارگزاری رپورٹ

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ گزشتہ ماہ احسان/جون کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال فرما دیں۔ واضح رہے کہ ہر ماہ کی کارگزاری رپورٹ مہینہ ختم ہونے پر دس دن کے اندر اندر مرکز کو بھجوانا ضروری ہے۔ امید ہے کہ مجالس اس لائحہ عمل کی پابندی کریں گی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

۱- خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ جون کو بھانجا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد صاحب کا بیٹا۔ چوہدری ولی محمد صاحب آف چک ۹۷ گ ب کا پوتا اور والد محترم چوہدری صدر دین صاحب مرحوم آف رسرم کوٹ بگا کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی درازی عمر، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

(چوہدری محمد صدیق آف فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز ربوہ)

۲- اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مکرم غلام محمد صاحب ثالث نائب زعیم انصار اللہ لاہور کے صاحبزادے مکرم محمد محمود اقبال ایم اے دائس پرنسپل بانجول (گیمبیا) کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولودہ حضرت بابو غلام محمد ثانی کی پڑپوتی اور مولوی محمد رمضان صاحب آف سیالکوٹ کی نواسی ہے۔

ان کے دوسرے صاحبزادے مکرم محمد مسعود اقبال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ نومولود آغا جان محمود الٰہی مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو اپنے فضل سے نیک خادم دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(گیانی عباد اللہ۔ منیجر الفضل ربوہ)

۳- میرے پھوپھی زاد بھائی مکرمی ناصر احمد سعید قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھیالہ کلاں فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی عمر دراز کرے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین

محمد نواز احمد
ایم ایس سی
چک نمبر ۱۰۱ گ ب۔ فیصل آباد

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز مکرم شفقت اللہ ناصر ابن ملک محمد شیر جوئیہ سیکرٹری مال چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا نے امسال سرگودھا بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۳۶/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر میں اول اور ضلع جھنگ میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو مزید اعلیٰ دینی و دنیاوی کامیابیوں کا پیش خیمہ فرمائے۔ آمین ثم آمین

(مظفر احمد خان صدر جماعت احمدیہ چک ۱۵۲ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا)

گردہ اور مثانہ کی پتھریاں

ریزہ ریزہ کر کے نکالنے کے لیے

KIDNY STONE COURSE

COLIC CURE (100 TABS) — درد گردہ کے فوری آرام کیلئے
COLIC CURE (4 CAPS) — درد گردہ سے مستقل شفاء کیلئے
CALCULI DROPS (2 OZ) — پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کیلئے

دو ہفتہ کا کورس -/70 اور 40 روزہ مکمل کورس -/150 ڈاک خرچ -/5

کیو ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی - ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۷ - ۶۰۶

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر — بالمقابل ایوان محمود

۱۰۱ سوسائٹی ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴